ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۳۰ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۶۴ ھ | ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج حضور ایدہ اللہ تعالے نماز مغرب سے عشاء تک مجلس میں رونق افروز رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے مہمان کافی تعداد میں پہنچ گئے ہیں۔

افسوس مسماۃ سعیدہ بیگم صاحبہ بیوہ بابو وزیر محمد صاحب لاہوری والدہ میاں عبد الحی صاحب واقف زندگی بعمر ۸۵ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز عشاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خلاف فحش گوئی کرنیوالا ایڈیٹر

خودکشی کے لئے تیار ہو گیا

(از ایڈیٹر)

تھوڑا ہی عرصہ ہوا دہلی کے ایک نوزائدہ روزنامہ "حریت" نے رونما ہوتے ہی جماعت احمدیہ کے خلاف۔ انتہا درجہ کی فحش کلامی اور بدزبانی سے کام لینا شروع کر دیا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کے خلاف ایسے گندے اور ناپاک الفاظ لکھنے لگا۔ کہ انہیں کوئی شریف انسان زبان پر لانا بھی پسند نہیں کر سکتا۔ حالانکہ وہ خود ایک موقعہ پر لکھ چکا تھا۔ کہ

"گالیاں بکنے والے کو ہر سوسائٹی میں لفنگا اور پست فطرت سمجھا گیا ہے"؛

(حریت ۶ جنوری ۱۹۴۵ء)

لیکن اس سے دوسرے ہی دن یعنی ۷ جنوری کے پرچہ میں اس نے "قادیان میں ماتم" کے عنوان سے جو مضمون لکھا۔ وہ بدزبانی اور فحش گوئی کی انتہا تھی۔ اور اسے اپنا بہت بڑا کارنامہ قرار دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کو چیلنج دیا۔ کہ اگر اس میں ہمت ہے تو اس پر عدالت میں ازالہ حیثیت عرفی کا دعوٰے دائر کرے۔ ہم نے اس کی بدزبانی کو حوالہ خدا کرتے ہوئے کہ وہی سب سے بڑا حاکم اور سب سے بڑا عادل ہے صرف یہ جواب دیا کہ "حریت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ گالیوں اور فحش کلامیوں سے نہ تو آج تک احمدیت کا کچھ بگاڑا ہے۔ اور نہ آئندہ بگاڑ سکتی ہیں"

اس کے چند ہی روز بعد حریت میں جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ چھپنا بالکل بند ہو گیا جس پر ہمیں حیرت ہوئی۔ کہ بات کیا ہوئی۔ آخر چند ہفتوں کے بعد "حریت" کے ذریعہ ہی معلوم ہوا کہ وہ قلم جو خدا تعالے کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور موعود کے سردار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت گندے اور فحش الفاظ اگلتا تھا بیکار ہو گیا ہے۔ اور وہ ہاتھ جو اسے چلاتا تھا مفلوج ہو چکا ہے ایسا ہی ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالے کے پیاروں کی ہتک کرتا۔ اور ان کے خلاف گند اچھالتا ہے۔ وہ اپنی ذلت اور رسوائی اپنی ناکامی و نامرادی کے سامان خود مہیا کرتا ہے۔ اور نہیں مرتا۔ جب تک اس کا خمیازہ نہ بھگت لے۔ لیکن اتنی جلدی جتنی کہ حریت کے ایڈیٹر کو گرفت کی گئی۔ ہمارے خیال میں نہ تھی۔

اس بارے میں ایڈیٹر "حریت" نے خود جو بیان حریت ۲۶ مارچ میں شائع کیا ہے۔ اس میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اصل حقیقت سے خواہ کتنا ہی کم ہو۔ پھر بھی ہر دیدہ ور کے لئے باعث عبرت ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"قولنج کا درد جو مجھے سال بھر میں ایک دو مرتبہ سے زیادہ نہیں پڑا کرتا تھا۔ فروری کے آخری ہفتہ میں دو مرتبہ پڑا۔ اور عجیب اتفاق ہوا کہ پہلا دورہ ۸ گھنٹے مسلسل جاری رہا۔ اور میں طبی امداد سے رات کی وجہ سے محروم رہا۔ دوسرا دورہ رات کے تین بجے سے شروع ہوا۔ اور پانچ بجے تک رہا۔ اس وقت بھی طبی امداد نہ پہنچ سکی۔

. . . . . ۵ مارچ کو ۱۰ بجے شب کے پھر قولنج کا شدید دورہ شروع ہوا۔ ابتدائی تدبیریں جو اکثر کامیاب ہوتی ہیں وہ شروع کیں لیکن رات گذرتی رہی۔ درد کی شدت بڑھتی رہی حتی کہ وہ وقت بھی آیا۔ کہ درد کی شدت سے متاثر ہو کر میں قطعی خودکشی کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اس وقت یہ حقیقت مجھ پر واضح ہوئی۔ کہ انسانی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں۔ کہ جان جیسی عزیز شے سے ہاتھ دھونے کے لئے انسان مجبور ہو جاتا ہے"

(حریت ۲۶ مارچ)

ان سطور کے ایک ایک لفظ پر غور فرمایئے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالے کی طرف سے عذاب کے رنگ میں بطش شدید تھی بیماری اگرچہ نئی نہ تھی۔ لیکن اس کے پے بہ پے حملے غیر معمولی تھے۔ طبی امداد سے جس کا دہلی ایسے شہر میں میسر آنا کچھ مشکل نہیں محروم رہنا غیر معمولی تھا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ بیماری نے اس شدت کا حملہ کیا۔ کہ "۵۵ سالہ بوڑھے انسان" نے جو ساری عمر ایڈیٹری کرتا رہا ہے۔ اسلام کا واحد اجارہ دار بن کر مسلمانوں کی مذہبی و دینی اصلاح کرنے کا مدعی رہا ہے۔ جو اپنے آپکو اسلام کا ستون سمجھتا رہا ہے بقول خود خودکشی ایسی حرام موت مرنے کے لئے "تیار ہو گیا"۔ اور یہ سمجھنے لگ گیا۔ کہ انسانی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں۔ کہ جان جیسی عزیز شے سے ہاتھ دھونے کے لئے انسان مجبور ہو جاتا ہے"

گویا اسلام نے خودکشی کرنے والے کو جو اتنا بڑا مجرم قرار دیا ہے۔ کہ اور تو سب جرم بخشے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ جرم ہرگز نہیں بخشا جائیگا۔ اور اس کی سخت سزا ملے گی۔ یہ درست نہیں۔ کیونکہ انسانی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں۔ جب وہ خودکشی پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایک انسان جس افتاد کی وجہ سے اس حد تک پہونچ جائے۔ اسے اگر اس کے لئے عذاب الٰہی نہ قرار دیا جائے۔ تو اور کیا کہا جائے؟

ہر انسان بیمار ہوتا ہے۔ خدا تعالے کے برگزیدہ اور محبوب انسان بھی بیمار ہوتے ہیں۔ اور بڑی بڑی تکالیف اٹھاتے ہیں۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کسی رنگ میں مایوسی۔ ناشکری اور ناامیدی کا کبھی خیال بھی ان کے دل میں آتا ہے قطعاً نہیں۔ انبیاء اور ان کے خلفاء کی تو شان ہی بہت بلند ہے۔ ان کا طریق عمل تو وہی ہوتا ہے۔ جو ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پیش کیا۔ اور جس کا ذکر قرآن کریم میں خدا تعالے نے اس طرح کیا۔ کہ انہوں نے کہا واذا مرضت فھو یشفین۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں۔ تو خدا ہی مجھے شفا دیتا ہے۔ کیا ہی لطیف اور خدا تعالے کی شان اور اس کی قدرت کا اظہار کرنے والا کلام ہے۔ کہ بیماری تو اپنی طرف منسوب کی۔ میں بیمار ہو جاتا ہوں۔ اور شفا خدا تعالے کی طرف منسوب کی۔ کہ وہ مجھے صحت عطا کرتا ہے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

خداتعالیٰ پر سچا ایمان رکھنے والوں کی تو یہ حالت ہوتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کی بیماری بشریت کا تقاضا ہے۔ لیکن جو شخص بیمار ہوکر خود دنیا پر تیار ہوجائے۔ اور ساری دنیا میں اسکا اعلان کرتا پھرے۔ اس کیلئے بیماری یقیناً عذاب ہی ہے۔

ایڈیٹر صاحب حریت نے اگرچہ یہ لکھ دیا۔ کہ "اس عالم یاس میں مذہب نے رہنمائی کی۔ اور اچانک۔ (خودکشی کے) ارادے میں تبدیلی ہوئی"۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا۔ کہ "ضلالت کے ان چند ہفتوں میں خودکشی کی حقیقت۔ فاقہ کشی اور خاموشی کی اہمیت سے میں بخوبی آگاہ ہوگیا"۔ گویا خودکشی کو اب بھی مجبوری کے وقت کا چارہ کار سمجھا جارہا ہے۔

ادھر حالت یہ ہے۔ کہ "ضعف اتنا بڑھ گیا کہ پوری زندگی میں بڑی سے بڑی بیماری میں اس کا تخیل بھی نہیں کیا جاسکتا"۔ "میں زندگی اور تندرستی دونوں سے مایوس ہوگیا ہوں"۔

ایڈیٹر صاحب حریت اب بھی اگر اس بیماری کو خدا کی گرفت اور اس کا عذاب نہ سمجھیں۔ اور اس سے سبق حاصل نہ کریں۔ تو ان کی مرضی۔ اگر اب بھی وہ سچے دل سے توبہ کریں۔ تو یہی گرفت ان کے لئے موجب انعام بن سکتی ہے۔ کاش وہ اس سے عبرت حاصل کریں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صدارت میں مجلس مذہب و سائنس کا پہلا جلسہ

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی نازی ازم پر دلچسپ تقریر

قادیان ۲۹ مارچ آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب صدر مجلس نے فرمائی۔ بعد دعا اور تلاوت کے صاحب صدر نے مجلس کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے مجلس کا تعارف کرایا۔

بعد میں جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ نے دنیا کی موجودہ تحریکوں کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے نازی ازم کے اصول اور تفاصیل بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ گذشتہ تیس سال میں دنیا کے لوگوں نے دو مرتبہ انسانی خون سے ہولی کھیلی ہے۔ اس کی وجہ وہ مختلف فلسفے ہیں۔ جو یورپ میں ۱۹ویں صدی میں رائج ہوئے۔ سب سے پہلا فلسفہ ہیگل کا ہے۔ کہ جرمن قوم سب سے زیادہ اعلیٰ قوم ہے۔ دوسرا فلسفہ مارکس کا ہے۔ کہ انسانی زندگی میں سب سے اہم سوال روٹی کا ہے۔ مذہب۔ اخلاق۔ سیاست سب اس کے گرد گھومتے ہیں۔ یہی فلسفہ کمیونزم کے نام سے روس میں قائم ہے۔ تیسرا فلسفہ ڈارون کا ہے۔ بقاء اصلح کا۔ چوتھا فلسفہ والٹیئر کا ہے۔ کہ انسان سب برابر ہیں۔ پانچواں فلسفہ فرائڈ کا ہے۔ کہ اعمال کا مقصد اور محرک جنسی جذبہ ہے۔ یہ سارے فلسفے دہریت کے فلسفے ہیں۔ انیسویں صدی میں دہریت کی زبردست رَو یورپ میں پھیلی۔ ناممکن تھا۔ کہ اس زمانہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی مصلح نہ آتا۔ خداتعالیٰ نے اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔

اس کے بعد مکرم ملک صاحب نے نازی ازم پر مفصل تقریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ مفصل شائع کی جائیگی۔ تقریر کے بعد مکرم پروفیسر محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے۔ میاں عبدالواسع صاحب اور مشتاق احمد صاحب نے سوالات دریافت کئے۔ جنکے جوابات فاضل مقرر نے دیئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آخر پر آئندہ اجلاس کا اعلان فرمایا۔ جو ۱۲ اپریل کو منعقد ہوگا۔ اور جس میں صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب مذہب اور اشتراکیت کے موضوع پر تقریر فرمائینگے۔

کشمیر میں تجارت کرنیوالے احباب محتاط رہیں

گذشتہ دنوں بعض احباب نے کشمیر میں تجارت کرنے کے متعلق مجھ سے مشورہ کیا تھا اس سلسلہ میں احباب اگر کشمیر میں کسی سے تجارتی معاہدہ یا سمجھوتہ کرنا چاہیں۔ تو مجھ سے یا دیگر واقف کار اصحاب سے مشورہ کرلیں۔ تاکہ کسی غلط فہمی کا شکار ہوکر نقصان نہ اٹھائیں۔

(خاکسار عبدالواحد امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو یاد کریں!

"بیشک: آپ کو تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے عہد کے پورا کرنے میں بعض مشکلات اور ضروریات روک ہو رہی ہونگی۔ اور ضروریات و مشکلات کا سلسلہ ایسا ہے۔ کہ ہمیشہ روک بنتا رہتا ہے۔ کسی وقت کوئی ضرورت اور کسی وقت کوئی ضرورت سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔ مگر مومن کو چاہئے۔ کہ اپنی ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈال دے۔ اور اپنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو یاد رکھے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے۔ کہ اسے تکلیف بھی نہ پہنچے۔ اور وہ خداتعالیٰ کا مقرب بھی ہوجائے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ قربانی کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ناممکن ہے"۔

پس آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں پیش کئے ہوئے اپنے وعدوں کو ۱۵ اپریل سے قبل ادا کرنے کی جدوجہد کریں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ریویو

"چار ہزار انمول موتی"

مکرم معظم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد نے حال میں "چار ہزار انمول موتی" کے نام سے انگریزی میں ۴۰۰ صفحوں کی ایک لطیف تالیف شائع فرمائی ہے۔ اس پر سرسری نگاہ ڈالنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مولف نے بنی نوع انسان کی ہمدردی کی خاطر مختلف و ضروری شعبہ ہائے حیات انسانی کے متعلق مشاہیر روزگار کے عمدہ اقوال ضرب الامثال سبق آموز اخلاقی ہدایات ہر مذہب و ملت کی مایہ ناز تعلیمات گلدستہ کی طرح جمع کردی ہیں۔ جن پر اگر عمل کیا جائے تو دین و دنیا میں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہوسکتی ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ جہاں جہاں ذی مرتبت فیلسوفوں مفکروں کے آرا کا اظہار ہے۔ وہاں بیشتر مواقع پر بزرگان دین اسلام کی زرین ہدایات و ارشادات کو پہلو بہ پہلو نقل کرکے مقابلہ و موازنہ کا موقع بھی بہم پہنچایا گیا ہے۔ جس سے فضیلت اسلام ظاہر و باہر ہے۔ کتاب ۴۰۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ خوبصورت سرخ جلد ہے۔ باوجود اس کے قیمت اس گرانی کے زمانہ میں صرف دو روپے آٹھ آنے ہے۔ مولف نے اس کو عام کرنے کی خاطر نقصان گوارا فرمایا ہے۔ بہرحال یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ ہر شخص کی نظر سے گذرے اور ہر کتب خانہ میں اُسے رونق بخشی جاوے۔

پانچ ہزار واقفین ایام کی تحریک

احباب جماعت کو الفضل کے اعلانات کے ذریعہ معلوم ہوچکا ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تبلیغی نظام کو زیادہ سے زیادہ مفید اور مضبوط بنانے کے لئے ہر سال کم ازکم پانچ ہزار واقفین ایام جماعت میں سے تیار کرنے کی کوشش کیا کرے گی۔ پانچ ہزار کی تعداد کو اس لئے ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ اس عدد کو ہمارے موجودہ زمانہ کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خواب کے مطابق اس بات کی خواہش کا اظہار فرما چکے ہیں۔ کہ آئندہ جماعت کے تبلیغی نظام میں پانچ ہزار مستقل مبلغ ہونا چاہیئے جو ساری دنیا میں احمدیت کی تبلیغ جاری رکھیں۔ پانچ ہزار مستقل مبلغ تیار کرنا ابھی ہماری بساط میں نہیں۔ لیکن حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک خواہش کے احترام میں ہم فی الحال پانچ ہزار واقفین ایام برائے تبلیغ ضرور مہیا کرسکتے ہیں۔ ہمارے اعلانات کے جواب میں خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدام اپنے ایام تبلیغ کے لئے وقف کررہے ہیں۔ اور اب تک قریباً پونے دو سو خدام اپنے تئیں وقف کرچکے ہیں۔ اس وقت تک لاہور کی مجلس خدام الاحمدیہ نے سب سے بڑی تعداد واقفین ایام کی پیش کی ہے۔ ان کی مجلس کے کل نوّے ۹۰ افراد تبلیغ کے لئے ایام وقف کرچکے ہیں۔ دوسری مجالس خدام الاحمدیہ کی نسبت یہ تعداد خوشکن ہے۔ لیکن یہ تعداد اس معیار کے مطابق نہیں جو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ہونی چاہیئے۔ باقی مجالس خدام الاحمدیہ سے بھی ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جلد وقف ایام کی تحریک اپنے خدام میں کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

اسلام اور کمیونزم کے موضوع پر تقریر

جناب سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور

جناب سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ وائس پرنسپل (ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری) اسلامیہ کالج لاہور کا ایک نوٹ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور والی تقریر کے متعلق معزز معاصر "سن رائز" لاہور میں شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جناب سید صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"اسلام کا اقتصادی نظام اور کمیونزم" کے موضوع پر (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا لیکچر سننے کا مجھے بھی فخر حاصل ہوا۔ یہ لیکچر بھی آپ کے دوسرے لیکچروں کی طرح جو مجھے سننے کا اتفاق ہوا ہے عالمانہ خیالات میں جلا پیدا کرنے والا اور پُر از معلومات تھا۔ مرزا صاحب خداداد قابلیت کے مالک ہیں۔ اور اس موضوع کے ہر پہلو پر آپ کو پورا پورا عبور حاصل ہے۔ اس وجہ سے آپ کے خیالات اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ہم ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان پر توجہ کریں ؛

اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ اور ایک انقلابی تحریک ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہم نے اس کی صورت کو مسخ کر دیا ہے۔ ہندو ازم کیطرح اسے بھی ہم نے بعض رسوم کا مجموعہ بنا ڈالا ہے۔ اور اب یہ محض عقائد تک محدود ہو گیا ہے۔ جس کا عمل سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ لیکن اگر ہم رسوم رواج کے اس بیرونی قشر کو توڑ ڈالیں۔ اور مغز کو نمایاں ہونے دیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اسلام ایک تمدنی اور مجلسی مذہب ہے۔ مگر اس کے ڈھنگ کمیونزم سے بالکل مختلف جو لینن نے روس میں رائج کیا۔

سوشلزم اسلام میں موجود ہے۔ کیونکہ اسلام مساوات، حریت۔ اور اخوت کا مذہب ہے۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں سب مساوی ہیں۔ مگر ان کا عمل بھی عقائد کے مطابق ہونا چاہئیے۔ اور یہ بات سوشلزم سے پیدا کی جاسکتی ہے۔ مسلمان طبعاً سرمایہ داری کے خلاف ہیں۔ اور نہ سرمایہ دارانہ نظام کے ماتحت پنپ نہیں سکتے۔ جو سرمایہ داری امریکہ اور انگلستان میں ہے۔ اگر وہ دنیا پر چھائی رہی۔ تو مسلمانوں کے لئے کوئی چانس نہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے پیچھے رہ جائینگے۔ پس مسلمانوں کے مفاد کا تقاضہ یہ ہے۔ کہ صحیح اسلامی رنگ کا سوشلزم دنیا میں قائم ہو۔

(حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایک زندہ جماعت کے امام ہیں۔ آپ کے پاس مخلص اور پُرجوش کارکن موجود ہیں۔ جو ہر وقت آپ کی آواز پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ اس لئے آپ ایک بہت بڑی اسلامی خدمت سرانجام دینگے۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی جماعت کی بھی۔ اگر آپ اس کام کو ہاتھ میں لیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سوویٹ روس کے سوشلزم اور اس سوشلزم کا جو قرآن کریم نے سکھایا ہے گہرا مطالعہ کرنے کے بعد دونوں کو ملانے کی کوشش کی جائے۔ روسی سوشلزم کے ہمدردانہ میلانات۔ اس میں پرائیویٹ جائداد کی کافی ممانعت عورتوں اور بچوں کو مشترکہ قومی چیز قرار دینے اور اسی قسم کے دوسرے اصول جو اسلام کے مخالف ہیں ختم کر دیئے جائیں۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کی سوشل تعمیر میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں۔ اور نئے اصول جو قرآن کریم کی تعلیم کے منافی نہ ہوں رائج کئے جائیں۔

اس طرح اگر ان دو انتہاؤں کے ملانے کے لئے ایک واسطہ پیدا کیا جاسکے۔ تو مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سوشلزم کی یہ نئی صورت جسے آپ اسلامک سوشلزم بھی کہہ سکتے ہیں۔ دنیا کے لئے بہت زیادہ قابل قبول ہوگی۔ اس دنیا کے لئے جو آج سرمایہ دار جنگی زعماء کے پنجۂ تشدد میں گرفتار ہو کر کراہ رہی ہے۔ مسلمانوں کا جو فرقہ بھی اس کام کو ہاتھ میں لیگا۔ وہ یقیناً دنیا کا لیڈر بن جائیگا۔ کیونکہ دنیا نظام نو کے لئے چشم براہ ہے۔ یہی صحیح مہدی ازم ہے۔ کیونکہ مہدی کا اصل کام یہی ہے یعنی اسلام کا احیاء اور مضبوط قرآنی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر"

سلسلہ کے اخبارات خریدنے کے غیر معمولی فوائد

300

میں نے خدا کے فضل اور رحم سے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق پائی الحمد للہ اور خدا کے فضل سے صدہا نشانات قدرت باری تعالیٰ کے اپنی ذات میں دیکھے۔ میری عادت اپنے رؤیا بیان کرنے کی نہیں مگر لکھ لیتا ہوں۔ اکثر احباب کے رؤیا حضرت مصلح موعود کے متعلق شائع ہوئے۔ تو میں نے بھی پرانی کاپی تلاش کی۔ اس میں تین خواب نظر آئے۔ جن میں سے ایک آج درج ذیل کرتا ہوں۔

۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء کی شب کو دیکھا۔ کہ میں مسجد مبارک میں ہوں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محراب میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور دس بیس خادم حلقہ باندھے بیٹھے ہیں۔ اور حضور ہر ایک سے سوال پوچھ رہے ہیں۔ میری طرف اشارہ کیا۔ تو میں نے کھڑے ہو کر بیان کیا۔ کہ میرا تو حضور کی پیدائش سے پہلے جو الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوئے ان کی بناء پر پہلے ہی پورا ایمان تھا۔ الحمد للہ کہ خدا کے مونہہ کی باتیں پوری ہوئیں ؛

اس میں کچھ شک نہیں کہ میرا یہی ایمان تھا۔ مگر میں نے مصلح موعود کہنے کی جرأت نہ کی۔ تاوقتیکہ میرے ہی غریب خانہ پر حضور کو یہ انکشاف نہ ہوا الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے مونہہ کی باتیں پوری ہوئیں۔

اس موقعہ پر یہ بات بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ تو میں پشاور میں تھا۔ بذریعہ تار خبر ملی۔ کہ حضور وفات پا گئے۔ ہم حضرت مولوی غلام حسن صاحب مرحوم و مغفور کے مکان پر نماز جنازہ پڑھنے کے لئے گئے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد حضرت مولوی صاحب اندرون خانہ گئے۔ اور ایک ٹریکٹ اکابر غیر مبائعین کے دستخطوں سے جو حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیماری کے ایام میں ہی لاہور سے چھپ کر آیا ہوا تھا لائے اور سنانا شروع کیا۔ اور جب یہ سنایا کہ اب خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تو میں برداشت نہ کر سکا۔ اور اٹھ کر اپنے مکان واقعہ چھاؤنی پشاور میں چلا آیا۔ اور ابھی مجھے کچھ علم نہ تھا۔ کہ خلیفہ کون منتخب ہوا۔ جب علم ہوا تو بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی الحمد للہ اور اس کی وجہ صرف میرا مذکورہ بالا ایمان ہی تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات رسالہ الوصیت کی بناء پر تھا۔ اور جس کی آبپاشی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خطبات اور ملفوظات سے ہوتی رہی۔ جو سلسلہ کے اخبارات اور رسالہ جات سے مجھ تک پہنچتے رہے۔ سلسلہ کے تمام اخبارات اور رسالہ جات کا میں خاص خریدار تھا۔ مگر جماعت پشاور میں میرے علم میں صرف ایک ایک کاپی جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کے نام آتی تھی۔ اور مولوی صاحب کے شاگردان خاص تک محدود رہتی۔ دوسرے احباب کو اخبارات کے خلاف بدعہدی کے الزامات لگا لگا کر بدظن کر رکھا تھا۔ مجھ پر بھی بعض نے یہ اثر ڈالنے کی بارہا کوشش کی۔ کہ اخبارات بند کر دوں۔ کیونکہ یہ لوگ اخبار باقاعدہ مہیا نہیں کرتے۔ مگر میں نے ہمیشہ یہ کہہ کر ٹھکرا دیا۔ کہ جو بھی بیش بہا موتی مجھے ان اخبارات کے ذریعہ پہونچتے ہیں۔ ان کی قیمت میں ادا ہی نہیں کر سکتا۔

الغرض پشاور کی قریباً تمام جماعت ایک طرف ہو گئی۔ اور میرے پاس بیٹھنے والے اور اخبارات پڑھنے والے یکے بعد دیگرے چند دنوں میں بیعت میں شامل ہو گئے۔ اور مجھ بے بضاعت کو فرائض امامت و خطبات ادا کرنے پڑے الحمد للہ

اس تجربہ کے بعد میں جماعت کے احباب سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے رکھی ہے۔ وہ اور دوسرے اپنے خرچوں کو روک کر سلسلہ کے اخبارات و رسالہ جات ضرور ضرور خریدیں بلکہ جیسا کہ اپنے جسموں کی حفاظت کے لئے قرض اٹھا کر بھی خرچ کرتے ہیں اپنی روح کی حفاظت کے لئے بھی خرچ کریں۔ تاکہ ہر قسم کی ٹھوکر سے بچے رہیں۔ اور روز بروز ایمان اور ایقان میں ترقی کرتے جائیں ؛ خاکسار۔ شیخ مشتاق حسین کنٹریکٹر ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور

حضرت مرزا محمد شفیع صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات زندگی

۲

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ حضرت والد صاحب کو ہر تحریک میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ میں نے ایسی کوئی تحریک نہیں دیکھی۔ خواہ مرکز سلسلہ کی طرف سے ہو یا لوکل طور پر آپ نے اپنی استطاعت کے مطابق اُس میں حصہ نہ لیا ہو۔ قرآن مجید سے آپ کو والہانہ عشق تھا کوئی دن نہ گذرتا۔ کہ آپ تلاوت سوچ سمجھ کر نہ کرتے نماز فجر کے بعد پہلا کام یہی ہوتا تھا۔

دربار سلور میڈل

والد صاحب نے سرکاری ملازمت تینتیس سال کی اور اس کے دوران میں دہلی کے علاوہ گوڑگانواں بلب گڑھ۔ رہتک۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ بھٹنڈہ کوہاٹ۔ بنوں۔ شملہ۔ جگادھری۔ جالندھر اور انبالہ وغیرہ مقامات میں رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۱۱ء میں جب ملک معظم کی تاجپوشی کے سلسلہ میں دہلی میں دربار ہوا تو میں ڈیرہ اسماعیل خان میں تھا۔ ڈاکخانہ کے افسروں کے دلوں میں والد صاحب کی جو قدر وقیمت تھی اُس کا اندازہ اس سے لگائیے۔ کہ انہوں نے والد صاحب کو ڈیرہ اسمٰعیل خان سے بلا کر ان کے اعلیٰ کام کی وجہ سے دہلی میں سپیشل ڈیوٹی پر لگا دیا۔ اور انہوں نے بھی اس کام کو ایسی عمدگی سے سرانجام دیا کہ ڈاکخانہ کے تمام افسر آپ کے کام کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور اس کی وجہ سے انہیں دربار سلور میڈل ملا۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل

یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے خاندان پر خاص فضل رہا ہے۔ کہ اُس نے ہمیشہ ہم کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھا۔ اور باوجود اس کے کہ والد صاحب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ایسی ایسی جگہوں پر بھی گئے۔ جہاں اور لوگ جاتے ہوئے گھبراتے تھے۔ مگر والد صاحب بلا خوف ہو کر اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہوئے ایسے علاقوں میں بھی گئے جہاں ہر وقت جان کا خطرہ رہتا۔ چنانچہ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی کس طرح حفاظت کرتا ہے۔ فرماتے تھے۔ کہ میں میران شاہ میں مقیم تھا جب قبائلی پٹھان محمد اکرم صاحب کو پکڑ کر لے گئے تھے۔ یہ محمد اکرم صاحب وہی ہیں۔ جنہوں نے رہائی کے بعد کتاب "قید یاغستان" لکھی ہے۔ اور اس میں اپنی گرفتاری وغیرہ کے تمام حالات درج کئے ہیں۔ اُن دنوں لاریاں وغیرہ نہ چلتی تھیں۔ بلکہ ڈاک کا ٹانگہ چلا کرتا تھا۔ ایک دن والد صاحب نے واپس آنے کا ارادہ کیا اور ٹانگہ والے سے کہلا بھیجا کہ آج ہم نے جانا ہے۔ کہ اچانک پولیٹیکل ایجنٹ کا آدمی آیا کہ آج آپ نہ جائیں مجھے جانا ہے۔ والد صاحب نے اس کی دلجوئی کرتے ہوئے کہہ دیا بہت اچھا میں نہیں جاؤنگا۔ اور وہ ٹانگہ لیکر چلا گیا۔ مگر ابھی تین چار میل ہی ٹانگہ گیا تھا کہ آزاد قبائلی پٹھانوں نے گولیوں سے اُسے اُڑا دیا۔ جب اس بات کی والد صاحب کو اطلاع ملی۔ انہوں نے سجدہ شکر کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ جس نے محفوظ رکھا۔

رشتہ داروں کو تبلیغ

والد صاحب کو اس بات کی بڑی خواہش تھی کہ ہمارا سارے کا سارا کنبہ احمدیت قبول کر لے۔ اس لئے وہ اپنے سارے رشتہ داروں کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ان کی تبلیغ کا ہی نتیجہ تھا کہ ہماری پھوپھی اماں مرحومہ (اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے) نے بیعت کر لی۔ اور پھر وصیت بھی کر دی اور والد صاحب سے سات سال پہلے اپنے حقیقی مالک سے جا ملیں۔

قادیان کی ہجرت

والد صاحب سنہ ۱۹۲۳ء میں پنشن لیکر قادیان ہجرت کر آئے اور دہلی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا۔ چونکہ آپ کی طبیعت کام کے سوا رہ نہ سکتی تھی۔ اس لئے آپ نے فیصلہ کیا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی جائے اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کر دیا۔ چنانچہ آپ نے یکم جنوری ۱۹۲۴ء سے اپریل ۱۹۳۳ء تک بحیثیت آڈیٹر کام کیا۔ اس کے بعد وفات تک محاسب کے عہدہ پر فائز تھے اور اس کام کو ایسی عمدگی سے نبھایا کہ ہر شخص جو آپ کو جانتا ہے۔ اور آپ کے کام سے واقفیت رکھتا ہے۔ وہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ تمام کام خود کرتے اور وقتی اور ہنگامی کام جو وقتاً فوقتاً نکلتے رہتے علاوہ تھے۔

والد صاحب کو کام کرنے کا اتنا شوق تھا کہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء میں جب ایک آنکھ میں موتیا کی تکلیف تھی اور لاہور جا کر آنکھ بنوائی تھی باوجود اس کے کہ آپ رخصت پر تھے کہا کرتے تھے۔ کہ چلو یونہی دفتر کا ذرا چکر لگا آؤں اور دیکھ آؤں کہ کیا کام ہو رہا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے کام کے علاوہ محلہ دارالرحمت میں جہاں آپ رہتے تھے کئی سال سے کوئی نہ کوئی خدمت سرانجام دیتے رہتے تھے۔

مرض الموت

والد صاحب کی صحت خدا کے فضل سے بہت اچھی رہی۔ سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں بہت ہی کم بیماری کی رخصت لینے کا اتفاق ہوا۔ اسی طرح سلسلہ کے کام کرتے ہوئے بھی بہت کم رخصت کی۔ مگر سنہ ۱۹۴۰ء میں جب والد صاحب پر نمونیا کا حملہ ہوا۔ تو اس وقت سے ان کی طبیعت گرنی شروع ہو گئی۔ نمونیا کے بعد ایک دفعہ گردے کے درد کا دورہ بھی ہوا تھا۔ اور دو دفعہ آنکھ کا لاہور جا کر اپریشن کرایا۔ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء میں حبس البول کی تکلیف شروع ہوئی۔ اس کے علاج کے لئے ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں کے قابل سرجن ڈاکٹر حاکم الدین صاحب نے یہ تجویز کیا کہ آپ اپریشن کرا لیں۔ بظاہر آپ کی صحت اچھی ہے۔ آپ اپریشن برداشت کر لینگے۔ اس اپریشن کی غرض سے آپ ۲۴ اکتوبر کو ہسپتال میں داخل ہوئے تین ہفتہ تک اپریشن نہ ہوا۔ آخر ڈاکٹر صاحب نے ۱۸ نومبر بروز ہفتہ اپریشن کا فیصلہ کیا۔ اپریشن ٹھیک پونے گیارہ بجے شروع ہوا اور ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا گویا پون گھنٹہ تک ہوتا رہا۔

اپریشن تو بظاہر کامیاب نظر آتا تھا مگر اس دن سے لیکر وفات تک کمزوری بڑھتی ہی چلی گئی۔ دوران بیماری میں آپ نے دو دفعہ قادیان جانے کی خواہش کی مگر افسوس کہ اُن کی یہ آخری خواہش کہ جیتے جی میں قادیان پہنچ جاؤں پوری نہ ہو سکی۔ ہسپتال میں داخل ہونے سے لیکر وفات تک آپ نے قریباً پندرہ بیس دفعہ مجھے اس بات کی تاکید کی کہ "دیکھو مرنا جینا ہر ایک کے ساتھ ہے۔ اگر میں مر جاؤں تو مجھے ہرگز یہاں امانتاً دفن نہ کرنا بلکہ قادیان لے جانا۔ اور اگر خدانخواستہ لیجانے میں کوئی روک ہو۔ یا باوجود کوشش کے کوئی انتظام نہ ہو سکے تو پھر حضرت صاحب سے پوچھ کر امانتاً دفن کرنا اور پیچھے لگے رہنا جب تک کہ مجھے قادیان نہ پہنچا دینا۔"

وفات

غرض طبیعت روز بروز گرتی گئی اور ۱۶ جنوری کی شام کو چار بجے سے نبض گرنی شروع ہو گئی۔ ساری رات اور ۱۷ جنوری کو بارہ بجے تک ڈاکٹر صاحبان نے اپنے علم کے مطابق ہر ممکن کوشش کی مگر کچھ پیش نہ گئی۔ اور آخر خدا کی مشیت پوری ہو کر رہی۔ اور ۱۷ جنوری پونے دو بجے دوپہر اپنے حقیقی مالک کی ایک نہایت ہی فرمانبردار روح اُس کے بلاوے پر لبیک کہتی ہوئی جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کی اطلاع بذریعہ تار قادیان اور دیگر مقامات میں آپ کے رشتہ داروں کو دی گئی۔ اور آپ کی خواہش کے مطابق لاش قادیان لیجانے کیلئے کوشش شروع کر دی۔ اول لاری کا انتظام شروع کیا مگر کوئی لاری والا قادیان جانے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔ آخر ڈاکٹر لطیف صاحب کی کوشش سے Bombay Express میں سالم بریک (Brake) مل گئی۔ گاڑی چونکہ چھ گھنٹہ لیٹ تھی اس لئے ہم ۱۸ اکتوبر کو پونے دو بجے چلکر ۱۹ اکتوبر کی دوپہر کو قادیان پہنچے۔ اور بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جنازہ پڑھایا۔ کندھا دیا اور آپ کو آپکی آخری منزل قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں پہنچا دیا گیا۔

آخری وقت کی وصیت

اُن کی آخری وصیت جو انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

چونکہ میں اپریشن کے لئے دہلی جا رہا ہوں۔ اور زندگی کا انحصار نہیں اس لئے یہ یادداشت تحریر کرتا ہوں۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی مسعود نبی اللہ ہیں۔ اے اللہ میری وفات ان کی غلامی میں ہو۔ اور میں مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جاؤں یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے۔ مرزا محمد شفیع ۱۰ / ۱۶ / ۴۴

جماعت احمدیہ دہلی کی ہمدردی

اس جگہ یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وفات کے وقت دہلی کی جماعت نے نہایت عمدہ ہمدردی کا نمونہ دکھایا اور ہمارے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کرنے میں بہت سعی کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کی وفات کے ساتھ ہم آپ کی مقبول دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ماں باپ کی دعائیں اولاد کے حق میں بڑی ممد و مددگار ہوتی ہیں۔ آپ کی جدائی سے ہمیں ایک خلا سا محسوس ہوتا ہے۔ لیکن حضرت اقدس مصلح موعود کے ایسے ہم جیسے گنہگاروں کے سروں پر ہوتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت درجہ تقویت پہنچتی ہے۔ آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور [illegible] آمین اللّٰھم آمین - خاکسار - مرزا منصور احمد ... قادیان

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع شیخوپورہ

مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ میں فروری کی یکم تاریخ کو شیخوپورہ گیا۔ اور وہاں بازار میں بعض لوگوں کو کئی گھنٹے تبلیغ کی۔ ۴ر فروری کو آنبہ اور کالیہ کی مستورات کا جلسہ منعقد کرایا۔ لجنہ قائم کی۔ ۵ر فروری کو پھر شیخوپورہ کے بازار میں تاجروں کو تبلیغ کی۔ ۶ر فروری کو ایک معزز سرکاری افسر سے مل کر انہیں تبلیغ کی۔ مسجد کے لئے زمین حاصل کرنے کے لئے بھی کوشش کی گئی۔ ۷ ـ ۸ر فروری کو بھی بازار میں کافی لوگوں کو تبلیغ کی۔

ضلع لائل پور

مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ میں ۹ر فروری کو گوگھووال گیا۔ اور خدام الاحمدیہ و انصاراللہ کی باقاعدہ تنظیم کی۔ خدام الاحمدیہ کے کام میں مستعدی پیدا کرنے کے لئے ایک نائب زعیم مقرر کر دیا گیا۔ احباب جماعت پر زور دیا۔ کہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں جاکر تبلیغ کریں۔ اور دوستوں کو ضروری نصائح کیں۔ لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کا بھی انتخاب کرایا۔ اس کے بعد ایک معزز احمدی دوست کے ہمراہ ان کے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کے لئے گیا۔ یہ لوگ بالکل جانگلی تھے۔ ان میں خوب تبلیغ کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ یہ باتیں لکھ دیں۔ ہم اپنے مولویوں سے ان کے جواب پوچھینگے جو اگر نہ دے سکے۔ تو ہم احمدی ہو جائینگے۔

میرٹھ

مولوی علی محمد صاحب اجمیری فروری کے آخری ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک قریبی قصبہ دورالہ میں جلسہ ہوا۔ جس کے سب اخراجات صرف ایک مقامی احمدی دوست نے برداشت کئے۔ جو وہاں پولیس کنسٹیبل ہیں۔ جلسہ میں تین تقریریں ہوئیں۔ جن سے متاثر ہو کر ایک صاحب ملنے آئے۔ اور بعض سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ امید ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا کریگا۔ اس علاقہ کے ایک رئیس بھی ملنے آئے۔ اور کئی گھنٹے گفتگو ہوتی رہی۔ بوقت رخصت میں نے ان سے کہا۔ کہ دعا کریں۔ اگلے روز وہ آئے۔ اور کہا کہ میں رات دعا کر کے سویا۔ تو خواب میں دیکھا۔ کہ ایک بزرگ عربی لباس پہنے تشریف لائے۔ اور کہا۔ کہ جن سے تم رات باتیں کرتے رہے ہو۔ یہ ہمارے دین کا انکشاف کرنے والے ہیں۔ ان سے تعلیم حاصل کرو۔ یہ تمہیں صراط مستقیم بتائینگے۔ ہم ہندوستان میں مقیم ہیں۔ اور ہمارے مسکن پر تمہاری آمد کا انتظار رہے۔ یہ خواب بیان کر کے انہوں نے کہا۔ کہ اب مجھے کوئی شک نہیں رہا۔ بعض اور تعلیم یافتہ دوست بھی زیر تبلیغ ہیں۔ اور کافی متاثر ہیں۔ درس کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ اور جماعت میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔

سانڈھن

عبدالرحیم صاحب بلکانہ مبلغ سانڈھن سے لکھتے ہیں۔ کہ فروری کے آخری ایام میں احراری ملا محمد حیات نے یہاں آکر بہت بدزبانی کی۔ اور ایک مقامی احمدی سے مناظرہ طے کر لیا۔ قادیان سے سید احمد علی صاحب اور میرٹھ سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری بر وقت پہنچ گئے۔ مگر احرار نے کئی بہانے شروع کئے۔ اور آخر یہ شرط پیش کی۔ کہ مناظرہ میں قرآن و حدیث پیش نہ کیا جائیگا۔ بحث صرف کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنا پر ہوگی۔ اور اس طرح مناظرہ سے فرار کر گئے۔ اردگرد کے علاقہ سے بہت سے لوگ مناظرہ سننے آئے ہوئے تھے۔ جو بہت مایوس ہوئے۔ احمدیہ دارالتبلیغ میں جلسہ منعقد کر کے وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ عصمت انبیاءؑ اور اجرائے نبوت پر ہمارے علماء نے تقریریں کیں۔ جنہیں غیر احمدیوں نے بھی شوق سے سنا۔ اگلے روز پھر جلسہ کیا گیا۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض ان ملکانوں کی خواہش پر جو ارتداد کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے مکان پر بھی جلسہ کیا۔ اور تقریریں کیں۔ احرار کو سانڈھن میں بہت ناکامی ہوئی۔ یہاں سے روانہ ہو کر ہمارے مبلغ آگرہ پہنچے۔ اور وہاں بھی انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔

پشاور

عبدالکریم صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ یہاں ہفتہ وار جلسوں کا سلسلہ شروع ہے۔ جو بہت کامیاب ہو رہا ہے۔ غیر احمدی بھی شامل ہونے لگے ہیں۔ ۲۸ر فروری کا جلسہ خان بہادر محمد دلاور خان صاحب کے بنگلہ پر ہوا۔ جس میں قاضی محمد یوسف صاحب نے پروگرام بیان کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائدادیں وقف کرنیوالوں کی بائیسویں فہرست

نمبر	نام و پتہ	وقف
۱۹۵۱	ایم فضل کریم صاحب اکھنور۔ جموں	ساری جائیداد
۱۹۵۲	عبدالحکیم صاحب چوراسی ہوشیارپور	۱۵/-
۱۹۵۳	چودھری جیجو خانصاحب سٹروعہ ،،	ساری جائیداد
۱۹۵۴	شیخ محمد منظور الٰہی صاحب [illegible] پشاور چھاؤنی	۲ ماہ کی آمد
۱۹۵۵	بڈھے خان صاحب مالوکے۔ سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۹۵۶	خادم علی صاحب مل پور ،،	ایک ماہ کی آمد
۱۹۵۷	ملک بشیر احمد صاحب کوآپریٹو سوسائٹیز لاہور	،، ،،
۱۹۵۸	امۃ الحفیظ صاحبہ بنت بابو فضل الٰہی صاحب دارالرحمت قادیان	ساری جائیداد
۱۹۵۹	چودھری محمد اسماعیل صاحب دھرگ سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۹۶۰	عنایت اللہ خان صاحب حیرت بہاولپور	۲ ماہ کی آمد
۱۹۶۱	ملک عنایت اللہ صاحب کلرک محکمہ انہار لاہور	،، ،،
۱۹۶۲	صوبیدار کرم الدین صاحب مائل پور۔ ہوشیارپور	ایک ماہ کی آمد
۱۹۶۳	امام علی خانصاحب اودے پور کٹھیا	۲۰۰/-
۱۹۶۴	عبدالعزیز خانصاحب ،، ،،	۱۲۵/-
۱۹۶۵	مہتاب خان خانصاحب ،، ،،	۱۰۰/-
۱۹۶۶	راجہ علی خانصاحب بیدا پور کھیری لکھیم پور	۱۰۰/-
۱۹۶۷	نبی احمد صاحب نمبردار رائے پور سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۹۶۸	محمد حیات صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	،، ،، ۳ ماہ کی آمد
۱۹۶۹	مستری محمد اسماعیل صاحب دنیاپور۔ ملتان	ساری جائیداد
۱۹۷۰	مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ	دو ماہ کی آمد
۱۹۷۱	حکیم سراج دین احمد صاحب بھاٹی دروازہ لاہور	،، ،،
۱۹۷۲	عبدالجبار صاحب امام مسجد دلشی نگر کشمیر	ساری جائیداد
۱۹۷۳	محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت قادیان	،، ،،
۱۹۷۴	منشی برکت اللہ خانصاحب پوسٹمین راولپنڈی	ایک ماہ کی آمد
۱۹۷۵	میر محمد یعقوب صاحب اکونٹ کلرک لاہور	دو ماہ کی آمد
۱۹۷۶	مستری محمد اسماعیل صاحب مغلپورہ۔ لاہور	،، ،، ،،
۱۹۷۷	مستری محمد الدین صاحب لاہور	،، ،، ،،
۱۹۷۸	امۃ العزیز صاحبہ بنت بابو فضل الٰہی صاحب دارالرحمت قادیان	ساری جائیداد
۱۹۷۹	ڈاکٹر محمد الدین صاحب گوجرانوالہ	ایک ماہ کی آمد
۱۹۸۰	حکیم محمد یونس صاحب ویگو رلہ	ساری جائیداد
۱۹۸۱	محمد اسماعیل صاحب ولد مولوی اختر علی صاحب پٹنہ	،، ،،
۱۹۸۲	پیرزادہ عبدالسلام صاحب تاجر فتح آباد	دو ماہ کی آمد
۱۹۸۳	ماسٹر عبدالعزیز صاحب پنشنر نوشہرہ سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد
۱۹۸۴	سردار حق نواز خانصاحب دارالفضل قادیان	ساری جائیداد
۱۹۸۵	صوبیدار منظور الحسن صاحب بنارس	۲ ماہ کی آمد
۱۹۸۶	مولوی عبدالقادر صاحب اوورسیر کھاریاں۔ گجرات	،، ،، ،،
۱۹۸۷	مولوی عبداللہ خانصاحب ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ سہارنپور	،، ،، ،،
۱۹۸۸	شکیلہ اختر صاحبہ اہلیہ پروفیسر سید اختر احمد صاحب پٹنہ	دو ماہ کی آمد و ساری جائیداد
۱۹۸۹	حاجت خان صاحب لنڈی کوتل	دو ماہ کی آمد
۱۹۹۰	غلام حیدر صاحب رشید۔ کھاریاں۔ گجرات	ایک ماہ کی آمد
۱۹۹۱	محمد احمد صاحب ثاقب واقف تحریک قادیان	دو ماہ کا وظیفہ
	،، ،، ،، اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے	،، ،، ،،
	،، ،، ،، اپنے لڑکے ،، ،،	،، ،، ،،
	،، ،، ،، اپنی لڑکی ،، ،،	،، ،، ،،
۱۹۹۲	خواجہ عبدالرحمن صاحب آسنور	ایک ماہ کی پنشن
	،، ،، ،، بچوں کی طرف سے	۲۰/-
۱۹۹۳	صاحبہ بیگم صاحبہ آسنور	دو ماہ کی آمد
۱۹۹۴	ملک عبدالعزیز صاحب اڑہا۔ گیا	دو ماہ کی آمد ساری جائیداد
۱۹۹۵	کریم بخش صاحب کھاگو کھوٹی سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۹۹۶	شیخ نذیر احمد خانصاحب منٹگمری	دو ماہ کی آمد
۱۹۹۷	علی احمد خانصاحب فورمین۔ پاکپتن	،، ،، ،،
	،، ،، ،، اپنی اہلیہ کی طرف سے	۲۵/-
۱۹۹۸	۱۹۳۴۶ شریف احمد صاحب ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ	دو ماہ کی آمد
۱۹۹۹	۱۹۲۴۹ بشیر احمد صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۰	ظہور احمد صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۱	۲۷۴۰۹ احمد بخش صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۲	۱۹۹۸۷ محمد موسیٰ صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۳	۲۳۲۵۲ عبدالرشید صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۴	۲۷۰۹۲ بشیر احمد صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۵	۱۹۲۹۵ حاکم علی صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۶	۲۷۶۸۴ فضل حق صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۷	۲۷۱۶۸ نذیر احمد صاحب ،، ،،	،، ،،
۲۰۰۸	برکت علی صاحب تلونڈی جھنگلاں گورداسپور	ساری جائیداد
۲۰۰۹	محمد اختر صاحب کلکتہ	ایک ماہ کی آمد
۲۰۱۰	محمد سلیمان صاحب علی گنج نیو دہلی	دو ماہ کی آمد
۲۰۱۱	بابو فضل الٰہی صاحب دارالرحمت قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۰۱۲	سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب لدار کلرک راولپنڈی	،، ،،
۲۰۱۳	مرزا صالح علی صاحب نبی سر روڈ	ساری جائیداد
۲۰۱۴	محمد عبدالعزیز صاحب اسماعیل پور ملتان	دو ماہ کی آمد
۲۰۱۵	عبدالرشید صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	ایک ماہ کی آمد
۲۰۱۶	سید اعجاز احمد صاحب مبلغ قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۰۱۷	عبدالحکیم صاحب میکلوڈ روڈ لاہور	ساری جائیداد
۲۰۱۸	محمد منظور احمد صاحب نجمی لائل پور	ایک ماہ کی آمد
۲۰۱۹	فضل احمد صاحب پٹواری مال گوردواسپور ننگل۔ گورداسپور	دو [illegible]
۲۰۲۰	حوالدار عطاء اللہ صاحب دارالرحمت قادیان	ایک ماہ [illegible]
۲۰۲۱	احمد دین صاحب سمبڑیال سیالکوٹ	،،
۲۰۲۲	جلال الدین صاحب چک ۵۶۵ لائل پور	ساری [illegible]
۲۰۲۳	مسعودہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد خلیل الرحمن صاحب لوہاری۔ کرنال	[illegible]

۲۰۲۴ محمد خلیل الرحمٰن صاحب ہیڈ اسٹنٹ کرنال دو ماہ کی آمد
۲۰۲۵ عبدالرحمٰن صاحب کلرک این ڈبلیو آر نئی دہلی " "
۲۰۲۶ فضل کریم صاحب چک 565 لائل پور -/۱۰
۲۰۲۷ جمال الدین صاحب چک ۲۲ منٹگمری ساری جائیداد
۲۰۲۸ محمد دین صاحب مغربی — دارالرحمت قادیان ایک ماہ کی آمد
۲۰۲۹ خانزادہ محمد اسحٰق خاں صاحب ہوا گوری نئی دہلی ۲ " "
۲۰۳۰ اہلیہ " " " " -/-/۲۰۰
۲۰۳۱ اہلیہ صاحبہ خانزادہ شکیل احمد صاحب نئی دہلی ساری جائیداد
۲۰۳۲ حوالدار کلرک نثار احمد صاحب دارالرحمت قادیان ایک ماہ کی آمد
۲۰۳۳ مستری محمد دین صاحب مہر منزل لاہور چھاؤنی " "
۲۰۳۴ ڈاکٹر کیپٹن عبدالعزیز صاحب بشیری عدن -/۵۰۰
۲۰۳۵ فضل دین صاحب چک ۲۳۹ منٹگمری ساری جائیداد
۲۰۳۶ مستری لال دین صاحب دارالفضل قادیان " "
۲۰۳۷ احمد دین صاحب کوارٹر ۶ پٹنہ کیمپ ۲ ماہ کی آمد
۲۰۳۸ میاں عبدالغنی صاحب توپخانہ راولپنڈی ساری جائیداد
۲۰۳۹ اہلیہ " " " ساری ملکیتی زمین
۲۰۴۰ عبداللطیف صاحب انفنٹری بمبئی ۱۷ -/۱۰۰
۲۰۴۱ ابوالخیر محمد محب اللہ صاحب ۔ راجپور بازار بنگال -/۱۰۰
۲۰۴۲ چودھری عزیز اللہ صاحب ایڈووکیٹ وزیر آباد ساری جائیداد
۲۰۴۳ ایم نور دین ۔ بابان گاڑی سالا بار " "
۲۰۴۳ حفیظہ بیگم صاحبہ چپور سیالکوٹ حق مہر
۲۰۴۴ سردار نذیر حسین دارالفضل قادیان ایک ماہ کی آمد
اہل و عیال کی طرف سے -/-/۸۰
۲۰۴۵ مولود احمد صاحب بیت البشارت دہلی ۲ ماہ کی آمد ساری جائیداد
۲۰۴۶ ناصر الدین صاحب دفتر سنڈیکیٹ قادیان ۲ ماہ کی آمد
۲۰۴۷ بشیر الدین صاحب ٹیچر ۔ لوحیہ کلاں شاہ پور ایک ماہ کی آمد
۲۰۴۸ مولوی غلام محی الدین صاحب ونہا جہلم " "
۲۰۴۸/۱ اہلیہ " " " " "
۲۰۴۸/۲ محمد ایوب صاحب ۔ دینا جہلم "
۲۰۴۹ عزیزہ بیگم ۵۵۱ مچھلی کمان حیدر آباد ساری جائیداد
۲۰۵۰ عبدالاکبر خاں صاحب دارالفضل قادیان ۔ ایک ماہ کی آمد
[illegible] فضل الدین صاحب اوورسیر دارالفضل قادیان ساری جائیداد
[illegible] اللہ دین صاحب بکھوبھٹی سیالکوٹ "

(انچارج تحریک جدید)

تقرر امیر ضلع گورداسپور

ضلع گورداسپور کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرزا عبدالحق صاحب وکیل کو ۳۰ اپریل ۴۵ء تک کے لئے ضلع گورداسپور کی جماعتوں کا امیر اور چودھری نذیر احمد صاحب سکنہ طالب پور کو نائب امیر مقرر فرمایا ہے ۔ قادیان اور پانچ میل تک گرد و نواح کی جماعتیں اس حلقہ امارت میں شامل نہیں ہیں ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

چندہ برائے تعمیر مسجد احمدیہ جموں

عہدہ داران جماعت احمدیہ اضلاع گورداسپور سرگودھا ۔ سیالکوٹ ۔ شاہ پور ۔ گجرات ۔ جہلم راولپنڈی ہزارہ وغیرہ ملحقہ اضلاع ریاست جموں و کشمیر وغیرہ سے التماس ہے کہ عرصہ ان کی خدمت میں ایک مطبوعہ چٹھی برائے چندہ تعمیر مسجد احمدیہ جموں ارسال کی جا چکی ہے ۔ لیکن تاحال ماسوائے چند جماعتوں کے چندہ موصول نہیں ہوا ۔ چونکہ ہماری جماعت میں کوئی ایک ۴۹

سونے کی گولیاں

پیشاب کی جملہ امراض کے لئے نہایت مفید اور مردانہ قویٰ کو طاقتور بناتی ہیں ۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں قیمت ایک روپیہ کی پانچ
خان عبدالعزیز خان حکیم حاذق ۔ مالک منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

نہایت باموقعہ اراضیات برائے فروخت

قادیان کے مختلف محلوں میں اراضیات برائے فروخت ہیں اس وقت قادیان میں ساٹھ سے ایک صد روپیہ فی مرلہ سے اوپر قیمت محلوں میں ہو رہی ہے ۔ لیکن ہم قادیان کی آبادی میں ۴۰ ۔ ۴۵ ۔ ۵۰ روپے فی مرلہ کے حساب اراضی دے سکیں گے ۔ بیس اور تیس فٹ کی سڑکوں پر ارزاں اور گراں دونوں قسم کی اراضیات موجود ہیں ۔ اکٹھا رقبہ ۸ گھماؤں سے ۱۶ گھماؤں تک یکجائی جس میں کنواں بھی لگا ہوا ہے ۔ قابل فروخت ہے ۔ قادیان کی اراضیات پر روپیہ لگانا بہترین انوسٹمنٹ ہے پس دوست اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں

جو دوست

اپنا رقبہ فروخت کرنا چاہیں وہ ہمارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں پہلے درخواست دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی ۔

ایک مکان

متصل دار مسیح بھی قابل فروخت ہے

خاکسار : خان عبداللہ خان دار السلام قادیان

ضرورت رشتہ

دو پڑھی لکھی لڑکیوں کے لئے جنکی عمر ۱۹ و ۱۶ برس ہے اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہیں دو اچھے رشتوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں اور پٹھان یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں ۔
ڈاکٹر نثار احمد 6 ماڈرن آئی وبر انڈر مرینہ ہوٹل ۔ نئی دہلی

بہت اچھا اور مفید دوشیشی اور

جناب چودھری محمد اقبال صاحب چیمہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ آپ کا **موتی سرمہ** بہت اچھا اور مفید ثابت ہوا ۔ لہٰذا دو شیشی اور بھیجئے " سب کو اعتراف ہے کہ ضعف بصر ۔ ککرے ۔ جالا پھولا جالا ۔ خارش چشم پانی بہنا ۔ دھند غبار ۔ پڑبال ناخونہ ۔ گوہانجنی ۔ شبکوری ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ **موتی سرمہ** جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے ۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں **موتی سرمہ** کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ ۔
ملنے کا پتہ :۔ مینیجر نور اینڈ سنز ۔ نور بلڈنگ ۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

قادیان میں الفضل کی ایجنسی

رفیق ایجنسی کے پاس ہے ۔ گھر پر اخبار جلد سے جلد پہنچانے کا انتظام ہے ۔ قیمت ماہوار ۱۲ ۔ احباب خریداری کیلئے رفیق ایجنسی کو آرڈر دیں ۔ محمد نذیر خاں مالک رفیق ایجنسی

مطبوعات طب جدید

وہ لوگ جو علم طب سے دلچسپی رکھتے ہیں یا طبیب ہیں ۔ اگر صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں تو دور حاضرہ کے طبیب اعظم مجدد طب استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب موجد طب جدید اور آپ کے جانشین سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب صدر آل انڈیا خادم الحکمت شاہدرہ کی علمی و عملی تصانیف کا مطالعہ فرمائیں باوجود گرانی زمانہ کے قیمتیں سابقہ مقرر ہیں ۔ فہرست مع قیمت درج ذیل ہے

کتاب	قیمت
ہمارا طب	۱۲
حرز جان حصہ اول و دوم	۸
حرز جان حصہ سوم	۸
اکسیرات طب جدید	۱۲
طبی اربعین ۸ زیر تکمیل	۱۲
اسرار خفی رموز طب	۸
کتاب الصرعات	۱۲
معالجات طب جدید	۱۲
ذوق شباب	۱۲
طب العرب	۱۲
شاہین عمل	۱۲
رہنمائے بایوکیمک	۱۲

ملنے کا پتہ
کتب خانہ طب جدید شاہدرہ لاہور

302

درخواست دعا

میرے عزیز بھائی حمید اللہ خان کا ٹمپریچر ۲۲ مارچ کو ۲ بجے رات سے لیکر ۲۳ کی شام ۳ بجے تک نارمل رہا - ۳ بجے کے بعد ۱۰۰ تک ٹمپریچر ہوگیا - رات کو ۱۰ بجے سے کم ہونا شروع ہوگیا - پھر رات کو ۱۲ بجے سے لیکر شام کے ۶ بجے تک نارمل رہا گویا متواتر ۱۶ گھنٹے نارمل رہا جبکہ علاج کے نہایت ہی کامیاب ہونے کی علامت ہے - پھر رات کو ۹۹.۶ تک ٹمپریچر تھا آج پھر رات کے دو بجے سے نارمل ہے زخم کی حالت بھی نہایت اچھی ہے - کل کرنل نٹ صاحب آئے تھے جن کی وساطت سے پنیسلین مہیا ہوئی ہے انہوں نے بھی حالت دیکھ کر فرمایا کہ حالت بہت تسلی بخش ہے اور یہ علاج کامیاب ہو رہا ہے - پس صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دوست دعا کو جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے

خاکسار :- بیگم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان ۸ پارک روڈ - نئی دہلی

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ایڈیشنل سب جج صاحب بہادر درجہ اول سیالکوٹ

دعویٰ باپیل دیوانی ۱۹۴۵ء

فرم حاجی کرم دین عبد اللہ سیالکوٹ

بنام

فرم عبد القادر عبد الرزاق عسلی گڑھ

دعویٰ ۴۸۰ روپیہ

بنام فرم عبد القادر عبد الرزاق بذریعہ عبد القادر ... وکار کن فرم سکنہ علی گڑھ (یوپی) مدعا علیہم - مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم فرم عبد القادر عبد الرزاق مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور ۱۹ ۴/۵ کو بمقام سیالکوٹ حاضر عدالت نہ ہوا - نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی

آج بتاریخ ۴۵/۳/۲۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا -

مہر عدالت

دستخط حاکم
بحروف انگریزی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۲۹ مارچ۔ بنگال اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران میں ۱۰۶ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹۷ ووٹوں سے بنگال وزارت کو شکست ہوگئی۔ سوالات کے وقت وزارت کے حامی ممبران میں سے تقریباً ۱۸ ممبر جن میں نواب ڈھاکہ سابق وزیر بھی شامل تھے۔ وزارتی بنچوں سے اٹھ کر اپوزیشن میں آ بیٹھے۔ اپوزیشن نے اس وقت ڈویژن کا مطالبہ کیا۔ جب خان بہادر معظم الدین حسین وزیر زراعت نے زراعت کی مد کے ماتحت مطالبہ زر پیش کیا۔ یورپین ممبران نے جن کی تعداد سولہ [16] ہے وزارت کے ساتھ ووٹ دیا۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج ٹوکیو میں مقیم غیر ملکی نامہ نگاروں کو بتایا گیا ہے۔ کہ جاپان گورنمنٹ نے امریکن گورنمنٹ سے پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ جاپان کے شہروں پر بمباری کیوں کی جارہی ہے۔ یہ چیز انسانیت کے منافی اور بین الاقوامی قانون کے خلاف ہے۔ لیکن امریکن گورنمنٹ نے کوئی توجہ نہ دی۔

پیرس ۲۹ مارچ۔ سپریم اتحادی ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ کی پہلی فوج دریائے رائن سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر برلن سے ۲۲۵ میل دُور رہ گئی ہے۔

لاہور ۲۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہوائی سفر کا انتظام کرنے والی ایک کمپنی کا یہ انتظام مکمل ہوگیا ہے۔ کہ لاہور، کراچی، بمبئی، حیدرآباد دکن مدراس اور کولمبو کے درمیان سفری ہوائی جہاز چلا کریں۔ ٹائم ٹیبل منظور ہوگیا ہے۔ سرکاری اجازت مل گئی ہے اور ضروری سٹاف رکھا جارہا ہے۔ یہ کمپنی ٹاٹا نے جاری کی ہے۔ جب یہ ہوائی سفر جاری ہوگیا۔ تو ایک آدمی صبح ناشتہ کر کے لاہور سے روانہ ہُوا۔ تو دوپہر کو بمبئی میں ہوگا۔ اور شام کو پھر لاہور واپس آسکے گا۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہوگا۔ کہ کوئی شخص صبح کراچی سے روانہ ہو۔ ناشتہ بمبئی میں کرے۔ دوپہر کا کھانا حیدرآباد میں کھائے۔ شام کی چائے مدراس میں پیئے۔ اور رات کا کھانا کھانے کے لئے کولمبو جا اترے۔

ماسکو ۲۹ مارچ۔ سوویٹ سپریم نے وراثت کے متعلق ایک نیا قانون پاس کیا ہے۔ جس کا مدعا ذاتی جائیداد اور حقوق ملکیت کی حفاظت کرنا ہے۔ پہلے قوانین کے مطابق جائیداد کا وارث براہ راست اولاد یا متبنٰی۔ بیوی خاوند یا ایسا [illegible] شخص ہو سکتا تھا۔ جس کا جائیداد چھوڑنے والے پر ہی گذارا ہو۔ لیکن اب والدین بھائیوں اور بہنوں کو بھی اس حق کی توسیع کردی گئی ہے۔ صاحب جائیداد اپنی وصیت میں مختلف وارثوں اور پبلک جماعتوں کو حصہ دے سکتا ہے۔ لیکن اسے یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے نابالغ بچوں یا بے روزگار وارثوں کو ان کے جائز حصہ سے محروم رکھے۔ لیکن اگر کوئی وارث نہ ہو۔ تو اسے حق ہے۔ کہ وہ اپنی جائیداد جسے چاہے دیدے۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ ٹرکی اور روس کے معاہدے کے ٹوٹنے کی وجہ سے ٹرکی میں حیرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ گذشتہ چند ماہ سے روس اور ترکی کے تعلقات ایسی نوعیت اختیار کر گئے تھے۔ کہ ترکی میں ہیجان سا طاری ہوگیا تھا۔ چند مہینوں سے روسی لیڈر۔ روسی ریڈیو سٹیشن اور روسی اخبار ترکی پر چوٹیں کر رہے ہیں۔ اور اس کے رویہ کے متعلق مختلف اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ مگر اب توقع ہے۔ کہ حکومت روس علانیہ اپنے نظریئے کی وضاحت کرے گی۔ تاکہ ترکی کو معلوم ہوسکے۔ کہ اسے روس کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ ۳ مارچ کو مقبوضہ ہالینڈ میں ہیگ پر برطانوی جہازوں نے جو غلطی سے بمباری کی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر آٹھ سو اشخاص ہلاک اور ایک ہزار مجروح ہوئے۔ ان کے علاوہ بیس ہزار اشخاص بے خانماں ہوگئے۔ برطانوی جہاز ایک نزدیکی مقام پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ جہاں سے جرمن انگلستان کی طرف اپنے راکٹ بم بھیج رہے تھے۔ لیکن اندازہ کی غلطی کی وجہ سے بم ہیگ کے سویلین علاقہ میں گر گئے۔

حیدرآباد دکن ۲۹ مارچ۔ آل انڈین کرسچین کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے برٹش گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کو فوراً یہ اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کو جنگ کے خاتمہ کے ایک سال بعد آزادی دیکر برطانوی کامن ویلتھ کا مساوی حصہ دار بنا دیا جائیگا۔

پشاور ۲۹ مارچ۔ سرحد اسمبلی نے ممبروں کی آزادی کا بل پاس کر دیا۔ بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ کسی نظربند ممبر کو بھی اسمبلی اجلاس میں شامل ہونے سے روکا نہ جائے۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ لکسمبرگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ قیاس ہے۔ کہ ہٹلر اور اس کے ساتھی جرمنوں کو مکمل شکست کی خبر سنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ یورپ کے مغربی مورچہ کے شمالی کنارے پر جنرل منٹگمری کی فوجیں دشمن کا تعاقب کر رہی ہیں۔ اور دریائے رائن سے ۳۸ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ امریکن فوج کے ایک دستہ نے ڈاسٹن کے شہر سے جرمنوں کو نکال دیا ہے۔ جنوب میں مارشل پیٹن کی تیسری فوج نے اشوگن برگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کچھ اور امریکی دستوں نے ایک اور شہر بلاؤ پر قبضہ کرلیا ہے۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ کل ایک ہزار سے زیادہ ہوائی جہازوں نے برلین اور ہنوور میں اسلحہ کے کارخانوں پر حملے کئے۔ اور بہت نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ دریائے رائن کے شمال کی طرف کے میدانوں سے جرمن فوجیں تیزی سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ تیسری فوج کے دو دستے فرینکفرٹ پر لڑ رہے ہیں۔ وہ اب ایک ایک کر کے گلی کوچوں سے دشمن کا صفایا کر رہے ہیں۔

ماسکو ۲۹ مارچ۔ روس کی جو فوج آسٹریا کے محاذ پر لڑ رہی ہے۔ وہ ویانا سے ۴۱ میل سے بھی کم دور رہ گئی ہے۔ جو فوجیں ڈنزگ پر لڑ رہی ہیں۔ وہ بیرونی بستیوں پر قبضہ کرنے کے بعد شہر کے اندر پہنچ گئی ہیں۔

کانڈی ۲۹ مارچ۔ برما میں مانڈلے سے ۲۶ میل جنوب میں جاپانی کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں۔ ٹونگ تھا کی پہاڑی پر بھی دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ مونگیائی پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

دہلی ۲۹ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ہاؤس کے لیڈر سر سلطان احمد صاحب نے صدر سے درخواست کی۔ کہ اسمبلی کے اجلاس ۱۲ اپریل تک جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ پریذیڈنٹ نے یہ درخواست منظور کرلی۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ نے فینانس بل اسی صورت میں پاس کر دیا۔ جس صورت میں وائسرائے نے پیش کیا تھا۔ اب وائسرائے کی منظوری کے بعد قانون بن جائے گا۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ اعلیٰ اتحادی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنرل منٹگمری کی فوجیں ہر جگہ آگے بڑھتی جارہی ہیں۔ مین ہائن کا آدھا شمالی حصہ دشمن سے صاف کرا لیا گیا ہے۔

ماسکو ۲۹ مارچ۔ یہ خبر آنے ہی والی ہے۔ کہ روسی فوجیں آسٹریا کی سرحد پار کر گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ مارچ۔ فلپین میں جنرل میکارتھر کی فوجوں نے سیبو کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جزیرہ سیبو کی راجدھانی ہے۔ امریکن فوجوں نے اس جزیرہ کے گیارہ اور شہروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور جاپانیوں کا تعاقب جاری ہے۔ جو شمال کی طرف ہٹ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ مارچ۔ آج خاص جاپان پر پھر حملہ کیا گیا۔ حملہ کا زیادہ زور کیورے کی سمندری چھاؤنی پر رہا۔

واشنگٹن ۲۹ مارچ۔ جنرل نمٹس نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحرالکاہل کے امریکن بیڑے نے جزائر ریوکیو پر گولہ باری شروع کردی ہے۔ جاپانی کہہ رہے ہیں۔ کہ امریکن فوجیں ریوکیو میں اتر گئی ہیں۔

کانڈی ۲۹ مارچ۔ برما میں ۱۴ویں فوج مزید حملہ کرنے سے پہلے رسد اور کمک کے راستوں کو درست کرنے میں لگی ہوئی ہے۔

جدہ ۲۹ مارچ۔ سعودی عرب کے نمائندہ امیر فیصل سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے بذریعہ طیارہ روانہ ہوگئے۔

لاہور ۲۹ مارچ سونا ۷۲ روپے ۲ آنے چاندی ۱۲۸ آٹھ آنے پونڈ ۸۴ روپے ۸ آنے امرت سر سونا ۷۴ روپے ۸ آنے۔

بغداد ۲۹ مارچ۔ وزیر تعلیم ایک عراقی جامعہ کے قیام کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ جو "جامعہ فیصل" کہلائے گی۔

دہلی ۲۹ مارچ۔ ۳۰۔ ۳۱ مارچ و یکم اپریل کو دیوان ہال چاندنی چوک دہلی میں دنیا کے تمام مذاہب کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ تمام مذاہب کے نمائندے تقریریں کرینگے۔ موضوع یہ ہے۔ دنیا میں امن کس طرح قائم کیا جاسکتا ہے۔